آزاد کشمیر میں عربی زبان وادب کے ارتقا کا جائزہ (تاریخی مطالعہ)

Arabic language and literature in Azad Kashmir (A Historical Study)

Dr. Raja Majid Moazzam
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, University of Kotli, AJ&K:
majid_arabia@hotmail.com

Fakhra Zeb
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, University of Kotli, AJ&K:
zebfakhra123@gmail.com

Naila Ijaz
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, University of Kotli, AJ&K:
nailaijaz816@gmail.com

Abstract:
Azad Kashmir is a multilingual state where two major and three local languages and accents are used at the local and national level. English and Urdu are two official languages. Arabic language is also learned and understood due to religious language of Muslims. The majority of Azad Kashmir is Muslims, and every Muslim should pray five times and read Quran every day in Arabic texts, so it is very important to Muslims to understand the Arabic language and that's why every government of Azad Kashmir has got constitutional efforts to promote Arabic language. Arabic language has been taught as compulsory subject in government schools. This research paper consists of critical review of what has been done for the promotion of Arabic language in Azad Kashmir and what are the new horizons for this language in this society.

Keywords: *Arabic language, government of Azad Kashmir, society, Quran, Muslim*

آزاد کشمیر میں عربی زبان وادب کے ارتقا کا جائزہ (تاریخی مطالعہ)

تمہید:

ہندوستان اور عرب دنیا کے وہ ملک ہیں جو ایک حیثیت سے ہمسایہ اور پڑوسی کہے جاسکتے ہیں۔ ان دونوں کے بیچ صرف سمندر حائل ہے اور یہ دونوں ملک اسی ایک سمندر کے دو آمنے سامنے کے خشکی کے کنارے ہیں۔ دریا کنارے کے ملک فطرتاً تجارتی ہوتے ہیں۔ یہی پہلا رشتہ ہے جس نے ان دونوں قوموں کو باہم آشنا کیا۔ عرب تاجر ہزاروں سال پہلے سے ہندوستان کے ساحل تک آتے تھے اور یہاں کی پیداوار کو مصر اور شام کے ذریعہ یورپ تک پہنچاتے تھے اور وہاں کے سامان کو ہندوستان، جزائر ہند، چین، اور جاپان تک لے جاتے تھے[1]۔ یوں عرب تاجر ہندوستان میں اور بعض ہندوستانی تاجر عرب ممالک میں آباد ہوئے۔ انہی تاجروں کی وجہ سے عربی زبان برصغیر میں متعارف ہوئی اور ہندوستانی ثقافت عرب ممالک تک پہنچی۔

ایک روایت میں یہ بیان آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے نکالے گئے تو انہوں نے پہلا قدم ہندوستان کی سرزمین میں رکھا[2]۔ اور اس قدم کا نشان آج بھی سری لنکا کے ایک پہاڑ میں موجود ہے۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "مجھے ہندوستان کی طرف سے ربانی خوشبو آتی ہے"[3]۔ اس کے علاوہ ہندوستانی تلوار عرب میں بہت مشہور تھی۔ عرب کے شعراہندوستانی تلوار کی تعریف کیا کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے غزوہ ہند میں شرکت کرنے والے کے لیے جنت کی خوش خبری سنائی۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت راشدہ کے دور ہی میں ہندوستان فتح کرنے کیے کوششیں شروع ہو گئیں تھیں۔ ڈاکٹر احسان حقی کہتے ہیں:" مسلمانوں نے ایران کا ایک بڑا حصہ (مکران تک) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح کر لیا تھا۔ پھر حضرت امیر معاویہ کے

---

[1] ندوی، سید سلیمان، عرب وہند کے تعلقات، مشعل بکس لاہور، ۲۰۰۴، ص:۴

Nadwi, Syed Suliman, Arab o Hind k taluqaat, Mashal Books Lahore,2004,P4.

[2] ابن اثیر، مبارک بن محمد الجزری، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، مکتبۃ علمیۃ بیروت، ۲۰۱۰

Iban e Asir, Mubarak Bin Muhammmad, Al Niha fi gharib al hadees wal aser,Maktaba ilmia Berot,2010.

[3] ندوی، سید سلیمان، عرب وہند کے تعلقات، ص:۲

Nadwi, Syed Suliman, Arab o Hind k taluqaat,P2.

دور میں بلوچستان کا مشرقی حصہ اور قلات جو کہ سندھ کا حصہ تھا، مکران کے ساتھ شامل کر لیا اور مزید آگے بڑھ کر قندہار اور کابل کو فتح کیا"[4]۔ یہ ساری کوششیں غیر منظم تھیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ اکثر حملے رضاکاروں اور مجاہدین کے طرف سے تھے، یہاں تک کہ ۷۱۲ عیسوی میں محمد بن قاسم کی سربرائی میں باقاعدہ لشکر کشی کی گئی اور سندھ کو فتح کر دیا گیا۔

عرب ثقافت کے ہندوستانی ثقافت پر اثرات:

- تمام خطے کو ایک ہی جھنڈے تلے جمع کر دیا گیا۔ سندھ اور ہند عربوں کے قبضے میں چلا گیا۔
- عوام مختلف ادیان چھوڑ کر ایک دین واحد کی پیروی کرنے لگے۔
- اردو اور ہندی زبان میں عربی کلمات استعمال ہونے لگے۔
- اکثر ہندوستانی زبانوں کا رسم الخط عربی رسم الخط کی طرح لکھے جانے لگا۔
- بہت سے عرب علما اور ادبا نے ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور ہندوستان کو اپنا وطن بنالیا۔ انہی میں ربیع بن صبیح بصری بھی شامل ہیں جو کہ ایک مشہور محدث اور حدیث کی تدوین کا آغاز کرنے والوں میں سے ہیں۔
- بہت سے ایسے ہندوستانی لوگ جو مسلمانوں اور ہندوں کے مابین معرکے کے نتیجے میں قیدی بنائے گئے، انھیں مسلمان مجاہدین کی تحویل میں دے دیا گیا اور یہ قیدی عرب ممالک میں جا کر بسے۔ ان میں سے ابو عطاسندی، ابو معشر سندی اور ابن اعرابی بہت مشہور ہیں، جنہوں نے علم و فن میں اپنا نام روشن کیا۔
- ہندوستانی اشعار کا اسلوب تبدیل ہو گیا۔ عرب جاہلی شعرا کا انداز مشہور ہوا۔

ہندوستانی ثقافت کے عرب ثقافت پر اثرات:

- بہت سے ہندی الفاظ عربی زبان کا حصہ بن گئے۔ مثلاً نارجیل، مشکات، زنجبیل، کافور، ابنوس، بغا، خیزران، فلفل وغیرہ۔
- ہندوستانی زمانہ قدیم سے طب، ریاضی، علم فلکیات، آرٹ اور دیگر علوم میں بہت ماہر مانے جاتے تھے۔ اس حوالے سے جاحظ کہتا ہے "ہندوستان علم ریاضی، طب، علم فلکیات، کندہ کاری اور دیگر عجیب وغریب

---

[4] حقی، ڈاکٹر احسان، باکستان ماضیها وحاضرها، دار النفائس بیروت، ۱۹۷۳، ص: ۴۲
Haqi, Dr.Ahsan,Pakistan maziha wa haziraha, Dar al Nafahis Berot,1973,P42.

علوم میں بہت مشہور ہیں"۔[5] مسعودی کہتا ہے "ہندوستانی لوگ عقل و فہم، سیاست، حکمت، رنگ اور صفات، ذہنی بالیدگی، نقطہ نظر کی باریکی کے حوالے سے پورے سوڈان کے برعکس ہیں"[6]۔ یہی وجہ ہے کہ عربوں نے ہندوستانی طبیبوں پر بھرپور اعتماد کیا۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک ہندوستانی طبیب جس کا نام منکہ تھا، نے خلیفہ ہارون الرشید کا علاج کیا۔ اس کے علاوہ ایک اور طبیب صالح بن بھلہ ہندی نے خلیفہ ہارون الرشید کے چچازاد بھائی ابراہیم بن صالح کا علاج کیا۔[7] ڈاکٹر جمیل احمد اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: "سندھ کے کثیر علما نے بغداد میں علمی تحریک میں حصہ لیا۔ اس علمی تحریک کا مقصد یہ تھا کہ علم ریاضی، علم طب اور دیگر فلسفہ کو عربی زبان میں منتقل کیا جائے۔ ان علما میں ابن دھن، صالح بن بھلہ، منکہ، باذیگر، قلبر قل، سندباد ہندی اور کنکہ ہندی شامل ہیں"۔[8]

- عرب کے بہت سے شعراء اور ادباء کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ ان میں ابو معشر سندھی، ابو عطاء سندھی، موسی بن یعقوب، ربیع بن صبیح سعدی، عمر بن مسلم باھلی، اسرائیل بن موسی، احمد بن محمد منصوری، احمد بن عبد اللہ دیبلی، محمد بن ابراہیم دیبلی[9] وغیرہ مشہور ہیں۔

---

[5] جاحظ، عثمان عمرو بن محبوب، مجموعة رسائل، ط- ا، ط،ن، ص:۸۳

Jahiz, Usman Bin Umer, Majmuha Rasahel, TabaN,P83.

[6] مسعودی، ابو الحسن علی بن الحسین، مروج الذهب ومعادن الجوهر، مکتبہ العصریہ، بیروت، ۲۰۰۲م، الجزء الأول، ص:۲۸

Masoodi, Abu Hasan Ali, Marooj al Zahab wa Madin al johar, Maktaba al Asria Berot,2002,P27.

[7] محمود، محمد عبد اللہ، اللغة العربية في باكستان، دراسة وتاريخا، منشورات وزارة التعليم باسلام آباد، ۱۹۸۴م، ص:۱۹

Mamood,Muhammad Abdullah,Al lugha Arabia in Pakistan,Federal Ministry Islamabad,1984,P19.

[8] احمد، جمیل، حركة التاليف باللغة العربية في الإقليم الشمالي الهندي ،سلسة منشورات جامعة الدراسات الإسلامية ، کراچی، ط،ن، ص:۴۱

Ahmad, Jamel, Harkat taleef bil ligah arabia, University of karach,P41.

[9] محمود، محمد عبد اللہ، اللغة العربية في باكستان، دراسة وتاريخا، ص:۲۰

Mamood,Muhammad Abdullah,Al lugha Arabia in Pakistan,P20.

- عرب کے لوگ ہندوستانی کہانیوں اور قصوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ "کلیلہ ودمنہ "اصل میں ہندی الاصل کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ یہ ہندی سے فارسی زبان میں اور پھر فارسی زبان سے عربی زبان میں منتقل ہوا۔ اسی طرح سندباد جو کہ نام سے ہی واضح ہے ہندی سے عربی زبان میں منتقل ہوا۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ "الف لیلہ ولیلہ " بھی ہندی الاصل ہے[10]۔ اسی طرح بہت سی کتب ہیں جو ہندی سے فارسی اور پھر فارسی سے عربی زبان میں ترجمہ ہو کر منتقل ہوئیں۔
- ہندوستانی کہاوتیں بہت مشہور ہیں۔ ادب کی بے شمار کتب کہاتوں سے بھری پڑی ہیں۔ ایسی ہی کچھ کہاوتیں ہندی زبان سے ترجمہ ہو کر عربی زبان وادب کا حصہ بن گئیں۔

درج بالا نکات یہ واضح کرتے ہیں کہ عرب اور ہند کے تعلقات عرصہ دراز سے چلے آرہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تعلقات کو مزید فروغ دیا جائے اور دونوں طرف کی ثقافت، تعلیم اور سماجی رویوں کو سمجھ کر عصر حاضر سے ہم آہنگ تعلقات کو جلا بخشی جائے۔

عربی زبان وادب کا کشمیر میں ارتقاء:

اگر کشمیر میں عربی زبان کے ارتقاء کی بات کی جائے تو اسے تین مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

پہلا مرحلہ: کشمیر میں اسلام اور عربی زبان کی آمد

دوسرا مرحلہ: مسلمان سلاطین کا دورِ حکومت

تیسرا مرحلہ: تقسیم ہند کے بعد کا دور

پہلا مرحلہ: کشمیر میں اسلام اور عربی زبان کی آمد:

عرصہ دراز تک خطہِ کشمیر میں انسانی آبادی نہیں رہی۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب لوگوں کو اس کی تنہائی کا علم ہوا تو دنیا سے کٹ کر رہنے والے افراد اس خطہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ چنانچہ آغاز میں اس قسم کے بعض ہندورشیوں اور سنیاسیوں نے اس علاقے کے بعض حصوں کو کو آباد کیا۔[11] انہی لوگوں نے دینی نقطہ نظر سے کشمیر میں آشرم اور

[10] امین، احمد، ضحی الإسلام، مؤسسة الهنداوي للتعليم والثقافة، مصر، جـ ١، ص:٢٢٩

Ameen,Ahmad,Zuhal Islam,Mohsis Al Handawi Miser,P229.

[11] محمد عبداللہ قریشی، آئینہ کشمیر، لاہور: آئینہ ادب، بدون ِتاریخ، ص153

Muhammad Abdullah Qurashi, Aina e kashmir,Aina e Adab Lahore,P153.

عبادت گائیں بنائیں۔یوں دین اور روحانیت سے شغف رکھنے والے لوگ کشمیر پہنچ گئے۔اس طرح یہ خطہ کشمیر سنسکرت کی تعلیم اور ہندو مذہب کی تربیت کا بڑا مرکز بن گیا۔ اسی لیے ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی تیر تھ (مقدس مقامات) ہیں، ان میں سے ہر ایک تیر تھ کا قائم مقام کشمیر میں موجود ہے اور کشمیر کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے تیر تھ پر جانے کی ضرورت نہیں۔[12]

بعض مورخین کا خیال ہے کہ اسلام، کشمیر میں خلفاء راشدین کے دور میں ہی پہنچ گیا تھا۔ جیسا کہ اس سے پہلے ذکر ہو چکا کہ عرب تاجر ہزاروں سال پہلے سے ہندوستان کے ساحل تک آتے تھے اور یہاں کی پیداوار کو مصر اور شام کے ذریعہ یورپ تک پہنچاتے تھے اور وہاں کے سامان کو ہندوستان، جزائر ہند، چین، اور جاپان تک لے جاتے تھے، چونکہ کشمیر کی پیداوار اور خوب صورتی پورے عالم میں مشہور تھی اور عرب کے مسلمان تاجر کشمیر میں بھی آتے جاتے ہوں گے۔ انہی مسلمان تاجروں کے ہاتھوں کئی لوگ اسلام لا چکے ہوں گے۔[13]

کچھ مورخین حمیم بن سامہ کو پہلا مسلمان قرار دیتے ہیں جو کشمیر میں داخل ہوا۔[14] حمیم بن سامہ کا تعلق شام سے تھا اور یہ محمد بن قاسم کی فوج کا سپاہی تھا۔712ء میں یہ راجہ داہر کے بیٹے راجہ سیہ کے ہمراہ کشمیر آیا۔ اگرچہ اس کی آمد کا مقصد اشاعت اسلام نہیں تھا مگر کشمیر کے حاکم راجہ رائے نے اس کے بہترین اخلاق اور کردار کی وجہ سے اسے مساجد تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید عرب تاجر اور صوفیاء کرام کشمیر تشریف لائے اور ان کی وجہ سے کشمیر میں مسلمانوں کی باقاعدہ آبادی قائم ہو گئی۔ اہل کشمیر مسلمانوں کے رہن سہن، طور طریقے اور تہذیب و تمدن سے متاثر ہونا شروع ہوئے اور حلقہ اسلام میں داخل ہوتے گئے۔

دوسرا مرحلہ: مسلمان سلاطین کا دورِ حکومت

---

[12] مولانا پروفیسر یوسف، تقابل ادیان، بیت العلوم لاہور،1426ھ، ص:43

Yousaf,Prof.,Taqabul e Adyan, Bait ul Uloom, Laore,P.43.

[13] سید محمود آزاد، تاریخ کشمیر، سیادت پبلی کیشنز، مظفر آباد، آزاد کشمیر،1990ء، ج1، ص272

Syed Mehmood Azad,Tareekh e Kashmir,siadaat Publications, Muzaffarabad,1990,P.272.

[14] سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعت اسلام،، یونیورسل بکس، اردو بازار، لاہور1986ء، ص26-27

Saleem Khan Ghami, Kashmir main Ashat e islam,Universal Books, Lahore,1986,P.26-27.

کشمیر پر 1330ء میں مسلمان سلاطین کی حکومت قائم ہوئی۔ بدھ مت سے تعلق رکھنے والا شہزادہ رنچن جو کہ کشمیر کا راجہ تھا مسلمان ہو گیا۔ اس راجہ کو مسلمان بنانے میں اسلامی مبلغین کا کردار تھا۔ اس نے اپنا اسلامی نام صدر الدین رکھا اور سلطان صدر الدین کے نام سے پہلی اسلامی سلطنت قائم کی۔ اس کی وفات کے بعد شاہ میر نے سلطان شمس الدین کے نام سے حکومت کی۔ پھر سلطان جمشید، سلطان علاء الدین اور پھر عظیم فاتح سلطان شہاب الدین نے حکومت کی۔ اس کے بعد سلطان قطب الدین، سلطان سکندر، سلطان علی شاہ، سلطان زین العابدین عرف بڈ شاہ، سلطان حیدر، سلطان حسن شاہ، سلطان محمد شاہ، سلطان ابراہیم، سلطان محمد شاہ بار پنجم، سلطان شمس الدین، سلطان اسماعیل، سلطان ابراہیم ثانی، سلطان سلطان تازک شاہ، اسماعیل ثانی، حبیب شاہ نے یکے بعد دیگرے حکومت کی۔ اسلامی سلطنت کا یہ دور دو سو پنتیس یا چالیس سال تک رہا، جو "شاہ میری دورِ حکومت" کہلاتا ہے۔ اس دور کے بعد کشمیر کے ایک اور مسلمان خاندان "خاندانِ چک" کی حکومت قائم ہوئی۔ ان میں سے غازی شاہ، حسین شاہ، علی شاہ، یوسف شاہ، سید مبارک، لوہر شاہ، یوسف شاہ بار دوم، یعقوب شاہ نے یکے بعد دیگرے 33 سال حکومت کی۔ اس کے بعد 1586ء سے کشمیر پر مغل سلطنت کا آغاز ہوا جو دو سو سال تک قائم رہی۔ 1752ء سے 60 یا 70 سال پٹھانوں کی حکومت رہی۔ 1819ء سے 27 یا 28 سال تک سکھوں نے حکومت کی۔ 1846ء سے ڈوگرہ خاندان کی حکومت کشمیر پر رہی جو ایک سال ایک برس یعنی 1947ء تک رہی۔[15]

کشمیر کے ان اسلامی ادوار میں عربی زبان و ادب کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ کشمیر میں ایسے علماء کرام موجود تھے جنہیں حدیث کی مشہور کتب صحیح بخاری اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ زبانی یاد تھیں، اور ان کتب سے منسوب ہر گروہ "بخاری" اور "مشکوٰتی" مشہور ہو گئے تھے۔ اسی اسلامی عہد میں عربی زبان و ادب کا ایک ضخیم لڑیچر تیار ہوا۔ جن علماء نے عربی زبان میں کتب اور رسائل لکھیں ان میں سے ایک میر عبداللہ بیہقی ہیں۔ انہوں نے بہت سے عربی رسائل تحریر کیے اور دو مشہور عربی قصیدے "قصیدہ بدر الدجیٰ" "قصیدہ استغفار" لکھے۔ میر سید سعید اندرابی اور شیخ یعقوب صرفی نے الگ الگ عربی زبان میں قرآن پاک کی تفاسیر لکھیں۔ اخوند ملا کمال اور ملا عبداللہ کشمیری نے عربی زبان میں بہترین شاعری لکھی۔ شیخ عبدلوہاب نوری نے عین العرفان اور ملا مصطفیٰ خاں نے کافیہ نحو کے نام سے عربی میں کتاب لکھی۔ ملا محمد سعید نے مفاتیح البرکات کے نام سے قرآن پاک کا

---

[15] محمد عبداللہ قریشی، آئینہ کشمیر، ص170

Muhammad Abdullah Qurashi, Aina e kashmir, P.170 .

ترجمہ کیا۔ مولوی جلال الدین نے فقہ کی مشہور عربی کتاب "درِ مختار" کی شرح لکھی۔ مولوی چراغ علی، مولانا عبداللہ ٹونکی، ملا محمد ٹوپی، آغا سید مہدی، میر محی الدین مہدی نے عربی میں نادر کتب تحریر کیں۔ ملا محسن کشمیری نے ایک کتاب " نجات المؤمنین" کے نام سے عربی زبان میں لکھی۔ علامہ تفضل حسین انیسویں صدی کے ایک کشمیری الاصل مسلم علماء میں سے تھے۔ سید ابو القاسم نے قرآن پاک کی معروف تفسیر "لوامع التنزیل سواطع التاویل" تحریر کی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد انور شاہ کشمیری نے عربی زبان میں صحیح بخاری کی شرح چار جلدوں میں لکھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں آپ نے کئی قصائد عربی زبان میں لکھے۔ حافظ عبد الرحمان سیاح امر تسری جو کہ کشمیری الاصل تھے، نے عربی بول چال پر کئی کتب تالیف کیں۔ ملا عبد الرزاق بانڈے، ملا ابو الحسن ، امیر سید علی ہمدانی، مولانا محمد دین، پیر غلام رسول، مولانا عطاء اللہ کشمیری اور پیر غلام مصطفیٰ قاسمی جلیل القدر عربی دان تھے، جنہوں نے بے شمار عربی زبان میں نایاب کتابیں تحریر کیں۔[16]

تیسرا مرحلہ: تقسیم ہند کے بعد کا دور

1947ء میں جب تقسیم ہند کا فیصلہ ہوا تو کشمیریوں نے ڈوگرہ حکومت کے خلاف جنگ آزادی شروع کر دی۔ اسی اثناء میں ڈوگرہ حکومت نے کشمیری عوام سے پوچھے بغیر ریاست جموں و کشمیر کا الحاق بھارت سے کر دیا، حلانکہ ریاستیں قانون آزادی ہند کی رو سے آزاد ہو چکی تھیں اور برطانوی اقتدار کے خاتمہ کے بعد ریاستی عوام کی طرف منتقل ہو چکا تھا اور عوام کی مرضی کے بغیر بھارت سے الحاق نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر ڈوگرہ حکومت نے کشمیری عوام کی امنگوں کے خلاف بھارت سے الحاق کر دیا۔ جس کی وجہ سے مسلح جدوجہد شروع ہوئی اور کشمیری عوام نے 24 اکتوبر 1947ء کو آزاد جموں و کشمیر کی حکومت قائم کی۔[17] اسی دوران بھارت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پیش کیا۔ سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام ہی کریں گے، اس کے لیے آزادانہ رائے

[16] آئینہ کشمیر، ص211-215

Muhammad Abdullah Qurashi, Aina e kashmir, P211-215

[17] آئینہ کشمیر، ص176

Muhammad Abdullah Qurashi, Aina e kashmir, P176

شماری کی جائے۔ پاکستان اور بھارت دونوں نے اس فیصلہ کو تسلیم کیا، مگر آج 75 سال گزر چکے ہیں ابھی تک اس حوالے سے سلامتی کونسل کا فیصلہ نافذ نہ ہو سکا۔

آزاد جموں وکشمیر اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس کے قیام کا واحد مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں اپنے دین کے مطابق آزادانہ زندگی گزار سکیں اور اس ملک کو اسلام کی ایک تجربہ گاہ بنائی جائے۔ یہی وجہ تھی کہ آزاد جموں وکشمیر کے قیام کے فوری بعد دستوری طور پر قرآن وسنت کو سپریم لا کے طور پر مانا گیا۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ تھا کہ عربی زبان کو آزاد جموں وکشمیر کی دوسری زبان قرار دی جائے تاکہ مسلمان براہ راست قرآن وسنت سے ہدایت لے سکیں۔ آزاد ریاست کے لوگ دین سے محبت رکھتے ہیں۔ قدرت اللہ شہات اس حوالے سے اپنی کتاب "شہاب نامہ" میں لکھتے ہیں:

"دو وزیروں کا دورہ خاص طور پر میرے دل میں نقش ہے، ان کی آمد پر دو میل کے پار کئی سو افراد ان کے والہانہ استقبال کے لیے پل کے قریب جمع ہو گئے، دونوں وزیر کار سے نیچے اتر کر لوگوں سے ہاتھ ملانے لگے تو ایک چھوٹے موٹے جلسہ عام کی صورت پیدا ہو گئی تھی، مسلم کانفرنس کے چند کارکنوں نے جوشیلی تقریریں کیں۔ سامعین میں سے ایک بزرگ صورت شخص نے اٹھ کر رقت بھری آواز میں کہا: جناب پاکستان ایک عظیم ملک ہے، آزاد کشمیر تھوڑا سا علاقہ ہے آپ اس علاقے کو لیبارٹری اور ہم لوگوں کو تجرباتی چوہوں کو طرح استعمال میں لائیں، اسلامی احکامات اور قوانین کو پہلے یہاں آزمائیں اور پھر اس تجربے کی روشنی میں انہیں پاکستان میں نافذ کرنے کا سوچیں۔"[18]

آزاد جموں وکشمیر نے اپنے دستیاب وسائل کے مطابق عربی زبان وادب کے فروغ کے بہت کام کیا ہے۔ اب ہم آزاد جموں وکشمیر میں عربی زبان کی ترقی اور معاشرے میں اس کے وسیع فروغ کو دیکھتے ہیں۔ اس حوالے سے حسب ذیل نکات دلالت کرتے ہیں:

آزاد کشمیر کی جامعات میں عربی زبان وادب:

یونیورسٹی آف آزاد جموں وکشمیر:

[18] قدرت اللہ شہاب، شہاب نامہ، سنگ میل پبلیشر لاہور، بدون تاریخ، ص 423
Qudrat Ullah Shahab, Shahab Nama, Sangh mail Publisher Lahore, P423

1980 میں آزاد کشمیر میں پہلی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس یونیورسٹی کا پورا نام "یونیورسٹی آف آزاد جموں وکشمیر" رکھا گیا۔ اس یونیورسٹی میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے بی اے لیول میں عربی زبان بطور لازمی مضمون پڑھائے جانے کا حکم جاری کیا گیا۔

میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی:

یہ یونیورسٹی پہلے یونیورسٹی آف آزاد جموں وکشمیر کا ذیلی کیمپس تھی۔ 2014 میں اسے مکمل یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ 1990 میں شعبہ اسلامیات قائم کیا گیا، جس میں عربی زبان وادب کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ بعد ازاں 2020 میں بی ایس عربی کی کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ یونیورسٹی ھذا میں بی اے لیول میں عربی زبان بطور لازمی مضمون پڑھائی جاتی ہے۔

یونیورسٹی آف کوٹلی:

2014ء میں ضلع کوٹلی میں یونیورسٹی آف منیجمنٹ سائنسز اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 2016 میں اس یونیورسٹی کا نام تبدیل کر کے یونیورسٹی آف کوٹلی رکھا گیا۔ 2019 میں شعبہ اسلامیات قائم کیا گیا، جس میں عربی زبان وادب کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ اس کے علاوہ تمام شعبہ جات میں بی ایس لیول تک عربی زبان وادب کو لازمی مضمون کے طور پر رکھا گیا ہے۔

یونیورسٹی آف پونچھ:

2012 تک یونیورسٹی ھذا یونیورسٹی آف آزاد جموں وکشمیر کا کیمپس تھی۔ بعد ازاں اسے یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ اس یونیورسٹی میں بھی گریجویشن لیول تک عربی لازمی مضمون کے طور پڑھائی جاتی ہے۔ یونیورسٹی کے قیام کے ساتھ ہی شعبہ اسلامیات قائم کیا گیا۔

محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیراں شریف:

محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیراں شریف تڑارکھل 1999 میں قائم کی گئی۔ اس یونیورسٹی کے قیام کا مقصد ایسے طلبہ وطالبات کو تیار کرنا تھا جو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ جدید علوم سے بھی واقفیت رکھتے ہوں اور عصر حاضر کے

تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر معاشرے میں بہتری کے لیے اپنی خدمات انجام دے سکیں۔ یونیورسٹی ھذا میں علوم اسلامیہ میں بی ایس سے پی ایچ ڈی تک کے پروگرامات پیش کیے جارہے ہیں۔

کالجز میں عربی زبان:

آزاد کشمیر کے ایسے تمام کالجز جن میں ایۓ ڈی ایۓ /ایۓ ڈی ایس یا بی ایس پروگرام چل رہے ہیں ان سب میں عربی زبان لازمی مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ تین کریڈٹ اور زیر مشتمل یہ مضمون طلبہ وطالبات کو عربی زبان کے بنیادی قواعد سے آشنا کر دیتا ہے تاکہ مستقبل میں طلبہ وطالبات اپنے طور پر مزید زبان کی گہرائی حاصل کر سکیں۔ ایۓ ڈی ایۓ پروگرام میں عربی زبان وادب کو اختیاری مضمون کے طور پر بھی رکھا گیا ہے تاکہ ایسے طلبہ وطالبات جو عربی زبان وادب میں شغف رکھتے ہیں وہ اس کو اختیار کر سکیں۔

سکولز میں عربی زبان بطور لازمی مضمون:

1982ء میں ایک سرکاری فرمان کے ذریعے سکولوں میں چھٹی سے بارویں تک عربی زبان وادب کو بطور لازمی مضمون شامل کیا گیا[19]۔ لیکن بعد میں صرف چھٹی سے آٹھویں تک عربی مضمون کی لازمی قرار دیا گیا۔ اور آہستہ آہستہ یہ حیثیت بھی ختم کر دی گئی اور اب صرف ایک اختیاری مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ حال ہی میں آزاد کشمیر کی حکومت کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں قرآن پاک کی تدریس کو لازمی قرار دے دیا ہے۔[20] ان اقدامات کی وجہ سے عربی زبان کو مزید فروغ حاصل ہو گا۔

دینی مدارس اور عربی زبان وادب:

قیامِ پاکستان کے بعد آزاد کشمیر کے کونے کونے میں دینی مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ مدارس مکمل طور پر مقامی لوگوں کے تعاون سے چلتے ہیں اور بعض مدارس کو سرکاری سطح پر زکوۃ کی مد میں سالانہ امداد دی جاتی ہے۔ 1984ء سے قبل ان مدارس کی سند سرکاری سطح پر قابل قبول نہیں نہیں تھی، اسی سال حکومت پاکستان نے اس سند کو ایم اۓ اسلامیات اور ایم اۓ عربی کے مساوی قرار دے دیا۔ اب ان مدارس سے فارغ التحصیل طلبہ تحقیق اور تدریس کے

---

[19] معین،مظہر، حاضر اللغة العربية، جامعه پنجاب، لاہور،۲۰۰۸ء،ص،۲۵٦
Maheen,Mazhar, Hazir ul Lugah Arabia, Jamia Punjab Lahore, 2008, P256

[20] دیکھیے آڈر نمبر: سیکرٹریٹ /ای اینڈ ایس ای /ڈی سی آر ڈی 8 (101) 152-28140/2021 مورخہ 13 اکتوبر 2021

ہر میدان میں اپنی خدمات سر انجام دے سکتے ہیں۔ حکومت پاکستان کے ادارے ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے دینی مدارس کے وفاق اور کچھ خود مختیار اداروں کو باقاعدہ طور پر دینی اسناد جاری کرنے کا اختیار دے رکھا ہے۔[21]
ان تمام مدارس میں اکثر کتابیں جو نصاب کا حصہ ہیں وہ عربی زبان میں لکھی گئیں ہیں۔ اس لیے مدارس میں آغاز کے سالوں میں عربی زبان وادب پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ آزاد جموں وکشمیر کے وہ دینی مدرسے جو ڈائریکٹریٹ جنرل آف ریلجئس ایجوکیشن، منسڑی آف فیڈرل ایجوکیشن اینڈ پروفیشنل ٹرینگ سے رجسٹرڈ ہیں ان کی تعداد 138 ہے۔[22] اس کے علاوہ بھی جز وقتی اور کل وقتی مدارس قائم ہیں۔ ایسے بڑے مدارس جو دورہ حدیث تک تعلیم دے رہے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مظفر آباد ڈویژن:

1. جامعہ محمدیہ، اپر چھتر مظفر آباد
2. جامعہ اسلامیہ برکاتیہ مظفر آباد
3. جامعہ اشاعت القرآن شاہ ناڑہ، مظفر آباد
4. جامعہ ابوہریرہ مظفر آباد

میر پور ڈویژن:

1. جامعہ اسلامیہ میرپور

[21] HEC.EQUIVALENCE OF DEENI ASNAD. 15 July 2023. https://www.hec.gov.pk/english/services/students/DES/Pages/Procedure/Deeni-Asnad.aspx>

[22] "DGRE". Azad Jammu & Kashmir - Registered Madaris. 13 July 2023. <http://www.dgre.gov.pk/Detail/ZTQwNTcyMDktYzM2NC00YjViLTllYjEtOD>MyYmUwNmY3Zjkx

2. جامعہ ابراہیمیہ سیاکھ میرپور
3. جامعہ گلزار حبیب میرپور

پونچھ ڈویژن:

1. جامعہ انوار العلوم دھیر کوٹ، باغ
2. جامعہ دار العلوم الاسلامیہ، پلندری

عربی زبان اور عوام:

مسلمان کو عربی زبان آئے نہ آئے، عربی زبان مسلمان تک خود آجاتی ہے! ذرا غور کریں، پیدائش کے بعد پہلی آواز جو اسکے کانوں سے ٹکراتی ہے وہ عربی زبان میں اذان کے کلمات ہی تو ہیں۔ اوراس دنیا سے جاتے ہوئے جو آخری کلمات اس کی موجودگی میں ادا ہوتے ہیں، وہ بھی عربی کلمات ہیں۔ بلکہ انہیں عربی کلمات کے ساتھ اسے قبر میں اتارا جاتا ہے۔ صبح بیدار ہوتے وقت اور رات کو سوتے وقت ادا ہونے اذکار اصل میں عربی کلمات اور عبارتیں ہیں۔ عربی کے الفاظ تو ہمارے نام، یا ناموں کا سابقہ اور لاحقہ ہوتے ہیں۔ ہمارے ذکر واذکار، دعائیں، تلاوتیں، لسانی عبادتیں، سب عربی ہی تو ہیں۔ سو صبح سے شام، اور پیدائش سے موت، اور رکن اول کلمہ سے رکن خامس حج تک عربی ہماری فطرت، شخصیت اور معمولات کا جزو ہے، ایسا جز جو الگ ہو سکتا ہے نہ کیا جاسکتا ہے۔ ہماری زبان، اردو سمیت تمام وہ زبانیں جو مسلمان بولتے ہیں، ان میں عربی الفاظ کی بڑی تعداد داخل ہو چکی ہے۔

اللہ تعالی نے اپنے کلام کے لیے عربی زبان کا انتخاب کیا۔ یہ وہ زندہ زبان ہے، جو پندرہ سو سال سے مختلف علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس مقدس زبان میں ہی ہم اللہ تعالی سے پانچ وقت میں ہم کلام ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کے لیے بنیادی عربی زبان سیکھنا انتہائی ضروری ہے۔ عربی زبان بہت سی زبانوں کی اصل اور جڑ ہے۔ کئی زبانوں میں عربی زبان کے کلمات بولے جاتے ہیں، خاص طور پر اردو، ترکی، فارسی، کردی، انڈونیشی، البانی، مالیزی، سپانی اور مالطی زبانوں میں بے شمار الفاظ بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔ آزاد کشمیر کی قومی زبان اردو میں ۵۵ فی صد الفاظ عربی زبان وادب سے لیے گئے ہیں۔ کشمیری عوام اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم کے لیے خصوصی اہتمام کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ قرآن پاک کی تلاوت بآسانی کر لیتے ہیں۔ اگرچہ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے والے لوگ انتہائی کم ہیں لیکن ایک بڑی تعداد قرآن کو سمجھنے اور عربی زبان سیکھنے کا شوق رکھتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق آزاد کشمیر

میں عربی زبان سیکھنے کا رجحان قرآن اور حدیث سمجھنے کے لیے ہے۔[23] ۷۰ فی صد کشمیری صرف اسی مقصد کے لیے عربی زبان کو سیکھتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

آزاد کشمیر میں عربی زبان وادب کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہر فرد کی خواہش ہے کہ وہ کم از کم پڑھنے کی حد تک ضرور عربی زبان سیکھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں چھوٹے بچوں کو قرآن پڑھانے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ۔لہٰذا اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ عربی زبان کو معاشرے میں مزید فروغ دیا جائے اور حکومتی اور مقامی سطح پر اس حوالے سے اقدامات کیے جائیں۔

مقالہ ہذا کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیشِ خدمت ہیں:

1. عربی زبان کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے تدریس کا اہتمام کیا جائے۔ لسانیات کے جدید نظریات کو مد نظر رکھ کر اساتذہ کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔
2. عربی کے نصابِ تعلیم پر نظر ثانی کی جائے اور انھیں جدید انداز سے مرتب کیا جائے۔
3. معاشرے میں عربی زبان کو فروغ دیا جائے تا کہ عام عوام بھی اسلام کے ماخذِ شریعت قرآن و سنت سے براہ راست استفادہ کر سکیں۔ بعض لوگ ماخذِ شریعت قرآن و سنت سے اپنی مرضی کی تشریحات کر کے عامہ الناس کو گمراہ کرتے ہیں۔ لہٰذا اس کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ عام عوام بھی عربی زبان سے آشنا ہوں۔
4. سوشل میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے عوام کو عربی زبان کی اہمیت وضرورت سے آگاہ کیا جائے۔ اس حوالے سے ملکی سطح پر مختلف کانفرنسز اور سیمینارز کا اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے جس میں عربی زبان کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔
5. سکولوں میں عربی زبان کو لازمی قرار دیا جائے۔

---

[23] Raja Majid Moazzam, Dr.Tahir Aslam, and Muhammad Ashraf. 2023

" .أغراض تعلم اللغة العربية وتأثيرهاعلى المهارات اللغوية (الجامعات الباكستانية والصينية نموذجاً) :

6. قومی سطح پر ایسا رویہ اختیار کیا جائے کہ جدید عربی زبان کو فروغ ملے اور جدید عربی کو کمرشل کیا جائے۔
7. جامعات، کالجز اور مدارس سے فارغ التحصیل عربی زبان کے طلبہ کو مناسب جاب کے مواقع میسر کیے جائیں۔
8. ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے دینی مدارس کے لیے عربی زبان وادب کا ایک جامع گائیڈ لائن مرتب کیا جائے اور اساتذہ کی ورکشاپ کا اہتمام بھی کیا جائے۔ تاکہ دینی مدارس انہی گائیڈ لائن کی روشنی میں جدید انداز سے عربی زبان وادب کو پڑھا سکیں۔